رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحکم

ایڈیٹرز
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد احمدی قادیانی

جلد (۲۳) نمبر (۱۱)

قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء
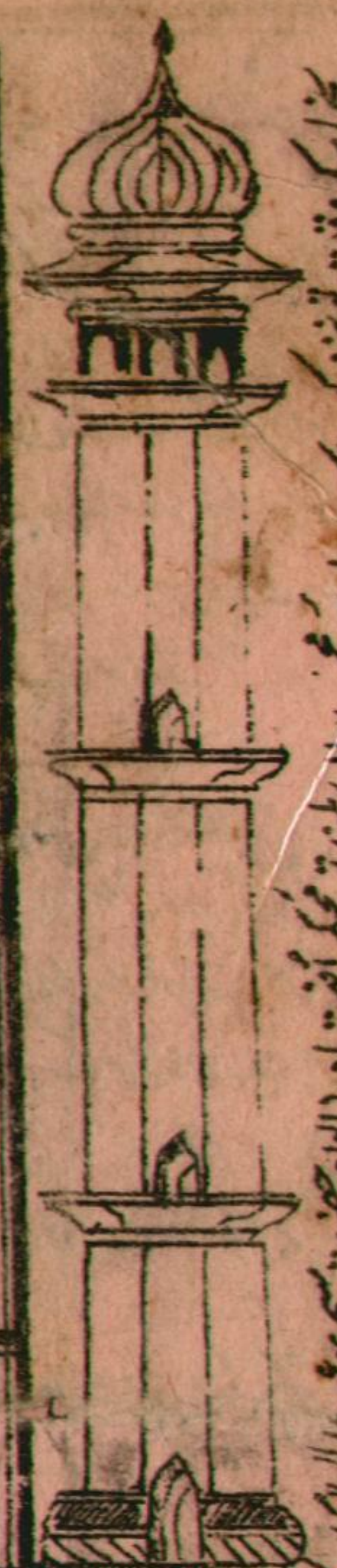
فہرست مضامین

ذکر الحبیب حبیب

ایک زمانہ میں لنگر خانہ سے کئی بار حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں شکایت پہنچی کہ کتے بہت ہو گئے ہیں۔ سیروں کیا پنسیریوں آٹا گندھا گندھایا خراب کر دیتے ہیں۔ اور گوشت کچا پکا کھا جاتے ہیں۔ اور روٹیاں مہمانوں کے سامنے سے اٹھا لے جاتے ہیں بہت کچھ انتظام کیا جاتا ہے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی ہے، اگر حکم ہو تو مار دیا جائے، میں نے بھی اور دوسرے احباب نے بھی شکایت کی کہ ہماری روٹی اور سالن بھی آنکھ بچا کر کتے اٹھا کر کئی دفعہ لے گئے۔ فرمایا۔ آریہ تناسخ کے قائل ہیں کہیں یہی نہ آ جاتے ہوں۔ قادیان کے آریوں کو کہنا چاہئیے کہ وہ اپنے بھائی بندوں کو روکیں پھر ابطال تناسخ پر بہت دیر تک تقریر ہوتی رہی۔ پھر دو چار روز کے بعد شکایت پہنچی حضرت اقدس علیہ السلام نے خاکسار کو کتوں کے مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم دیا تھا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ کتوں کو مار دینا چاہیے اور کتوں میں ایک ایسی زہر ہے، کہ وہ کسی جانور میں نہیں ہے۔ پس میں نے ڈیڑھ سو کے قریب کتے ایک دوا کے ذریعہ سے تین چار روز میں مار ڈالے جس سے قادیان اور اسکے ارد گرد کے دیہات میں شور پڑ گیا اور میرا نام پیر کتے مار مشہور ہو گیا، یہاں تک کہ بعض احمدی دوست بھی مجھے پیر کتے مار کہنے لگے۔ مجھے غیر احمدیوں اور ہندوؤں کے کہنے کا تو کچھ خیال نہیں ہوا۔ لیکن احمدیوں کے کہنے سے، رنج ہوا پس میں نے ایک روز بعد نماز ظہر حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے لوگ کتے مار پیر کہتے ہیں، غیروں کا تو کوئی شکوہ نہیں احمدی احباب بھی کہنے لگے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح موعود کی صفت يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ حدیث میں آئی ہے؟ یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور آئی ہے۔ **فرمایا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا نام سؤر مار رکھا ہے۔ تو تمہارا نام کتے مار ہوا تو کیوں رنج کرتے ہو تم کو تو خوش ہونا چاہیے کہ ہم سؤر مار اور تم کتے مار يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ میں کلا بھی داخل ہے ایک صفت کو تم پورا کرو اور ایک صفت کو ہم پورا کریں۔" اس فرمودہ کو سنکر میں خوش ہو گیا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی نے مجھے مبارکباد دی اور میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ اسکے بعد ڈوئی اور لیکھرام وغیرہ جیسے خنازیر وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مارے گئے اور جیند اور ہانسی میں تین کلاب مجھ سے مارے گئے۔ ایک عبد ...

اخبارات سلسلہ

مدراس میں ہمارا مبلغ حکیم خلیل احمد صاحب آجکل مدراس میں مقیم ہیں۔ وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔ مخالفت زوروں پر ہے۔
حکیم خلیل احمد صاحب کی مساعی جمیلہ انشاء اللہ جلد مفید نتائج پیدا کرے گی۔

اخبار مالابار سیٹھ عبدالرحیم صاحب ہماری علاقہ مالابار میں بڑے زور سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ موضع کنڈالی میں آجکل مقیم ہیں۔ جو پہلڈ کی ایک کھو میں واقع ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کی تبلیغ سے بہت سے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں جو سب سے بڑی روک ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنے دامادوں کو اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور لڑکیاں سسرال کے گھر جاتی ہی نہیں۔ جب کوئی احمدی ہو جاتا ہے تو لوگ اُس احمدی کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اور بیوی اور بچے چھین لیتے ہیں۔ بہت سے احمدی اسطرح مالابار میں اُن کے مظالم برداشت کر رہے ہیں۔ اگر قوم ایک دفعہ کوشش کر کے یہ روک اُٹھوا دے اور مقدمات کر کے ان کی بیویاں ان کو دلوا دے تو احمدیت پھیلنے میں بہت آسانی پیدا ہو جائے

احمدیان ماریشس مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ مقدمہ کیا ہے؟ اچھی خاصی تبلیغ ہے۔ اسکی وجہ سے مصروفیت بہت زیادہ ہے۔ مبلغین جماعت کی اصلاح اور مقدمہ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتری کی صورت پیدا کر دے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور احمدیہ ہوسٹل کے طلبا بڑی محنت سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے باقاعدہ ایک مجلس منعقد کی ہے جس میں لیکچر ہوا کرینگے اور وہ اپنے دوستوں کو مدعو کیا کرینگے۔ ایک لائبریری بھی اُنھوں نے کھولی ہے۔ جس میں ۵۰ سے زائد کتب جمع ہو گئیں سلسلہ کا سارا لٹریچر وہ جمع کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں قوم کے باہمت احباب سلسلہ کے نوجوانوں کی مدد کر کے ان امنگوں کو بارآور بنائیں۔

احمدیہ ہوسٹل کے طلبا سب کے سب سلسلہ کے فدائی ہیں ان کے دلوں میں احمدیت کی محبت گھر کر گئی ہے وہ سلسلہ کی تبلیغ کے لیے بہت بلند خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنکو اُنکے مقاصد میں کامیاب کرے میں ضرور کہوں گا کہ یہ نوجوان جس کوٹھی میں آباد ہو رہتے ہیں۔ وہ بہت نامناسب ہے۔ میرے نزدیک کیا بلحاظ کفایت اور کیا بلحاظ صحت مضر ہے اسلیے بہتر ہو کہ یہ نوجوانان قوم کسی عمدہ کوٹھی میں رکھے جائیں

غیر ممالک کے طلبا آجکل قادیان میں سیلون اور نائیجریا وغیرہ ممالک کے طلبا [illegible] مقیم ہیں سلسلہ نے انکی تعلیم کے لیے ایک کلاس کا اجرا فرمایا ہے۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب جیسے بزرگ انسان بھی ان کو تعلیم دیتے ہیں۔ ان طلبا کو تبلیغ سلسلہ کا از حد جوش ہے اگرچہ وہ اردو زبان سے بالکل ناواقف ہیں لیکن وہ اردو انگریزی ٹمیل زبانوں میں لیکچر دیتے ہیں اور اپنے جوش کا اظہار کرتے ہیں وہ سب کے سب خوش اخلاق ہیں اور محنت سے اپنے کام میں مشغول ہیں۔

ہمارے مولوی فاضل ہر سال قادیان سے مولوی فاضل کے لیے طلبا۔ پنجاب یونیورسٹی میں جاتے ہیں امسال بھی آٹھ کے قریب نوجوان امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو رہے ہیں۔ گذشتہ چند سالوں میں سلسلہ کے بہت سے ہونہار نوجوان مولوی فاضل بن چکے ہیں، خدا کے فضل سے چند سالوں کے اندر ایک کثیر التعداد جماعت علما کی پیدا ہو جائیگی ان نوجوان علما کی کامیابی کے لیے احباب دعا فرمائیں تاکہ وہ کامیاب ہو جائیں۔

امتحان میں شامل ہونیوالے طلبا اس سال بہت سے طلبا۔ انٹرنس۔ ایف۔ اے۔ بی اے۔ مڈل وغیرہ لائنوں کے امتحان دینگے۔ احباب ان سب احمدی نوجوانوں کی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

ٹریننگ کلاس و نارمل کلاس گذشتہ سال ایک ٹریننگ کلاس قادیان میں جاری کی گئی تھی۔ جسکے طلبا امتحان دیکر یہاں سے چلے گئے ہیں اس سال نارمل کلاس بھی کھولے جانیکا فیصلہ ہوا ہے جس میں اردو مڈل پاس طلبا داخل ہوں گے بیس وظیفے دیے جائینگے ہر ایک وظیفہ نو روپے کا ہوگا۔

یاتیک من کل فج عمیق

یہ پیشگوئی ہمیشہ غیر احمدیوں کو پکار رہی ہے کہ دیکھو کہاں کہاں سے لوگ آ کر خدا کے نبی کو مان رہے ہیں اب تو تم بھی آنکھیں کھولو۔
چنانچہ اس ہفتہ میں ایک دوست "ڈاکٹر عبدالکریم صاحب" مصر سے تشریف لائے۔
ایک ماسٹر صاحب پورٹ بلیر سے جو وہاں کی انجمن کے سکریٹری ہیں تشریف لائے ہیں۔
اور ایک ڈاکٹر صاحب ایران سے تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خیر و برکت سے مالامال کرے۔

الحکم کی رعائتی قیمت

میں نے گذشتہ دنوں میں الحکم کے پچیس پرچوں کے لیے اعلان کیا تھا۔ ابھی تک پانچ درخواستیں آئی ہیں۔ اور بیس احباب غیر مستطیع کو ابھی موقع ہے۔ وہ اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

درخواست دُعا

ماسٹر محمد اشرف آنکھوں کی بیماری سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں
امتحان دینے والے طلبا کے لیے دعا فرمائیں۔
حاجی عبدالقدیر صاحب شاہجہانپوری علیل ہیں احباب ان کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

تبلیغ عیسائیت کیلئے پوپ اعظم کا نیا حکم

مسیحیت کے مقابلہ کی سخت ضرورت

احمدی جماعت تو نے خدا کے برگزیدہ کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھا ہے۔ اُٹھ دیکھ تیرے پیارے دین کے خلاف دنیا میں کیا کیا تجویزیں ہو رہی ہیں۔ وہ کون سے امور باقی رہ گئے ہیں جو تعلیم اسلام کے خلاف استعمال نہیں کیے گئے۔ عیسائیت نے لاکھوں انسانوں کو عیسائی بنایا وہ گھر جن میں کلمہ توحید پڑھا جاتا تھا۔ آج تثلیث کے پوجاری ہیں۔ وہ جو معبودانِ باطلہ کا ابطال بڑے زور سے کرتے تھے۔ آج اُن کی اولادیں ان ہی معبودانِ باطلہ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔

خدا کے لیے غور کرو۔ کسقدر تجھ جو ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن ہو رہے ہیں کیا ہم اسی طرح سے اپنی غفلت کی نیند میں سوتے رہیں گے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کی تقریر نے کیا یورپ کے موجودہ خیالات کا اظہار نہیں کیا؟

انگلین سلطنت جو آج سے پیشتر مذاہب کے اندر کوئی مداخلت کرنا نامناسب خیال کرتے تھے آج وہ بھی علی الاعلان اپنی رعایا کو عیسائی ہو جانے کا پیغام دے رہے ہیں۔ عیسائیت کی ترقی کے لیے آئے دن جو تجاویز ہوتی رہتی ہیں۔ خدارا غور کرو اس کے خلاف ہم نے کیا کچھ کیا ہے۔

یورپ اگر تسخیر ممالک کے لیے افواج در افواج جمع کر رہا ہے تو یاد رکھو اور اس سے تم بےخبر نہ ہو جاؤ۔ کہ وہ تمہارے مذہب کے چھیننے کے لیے بھی ہر سال نئی سے نئی فوجیں بھرتی کر رہا ہے۔ ہزاروں ہزار پادری ہندوستان میں پھر رہے ہیں اور ناواقفوں کو ان کے مذہب سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ وہ جو کہ آج یورپ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ وہ غور سے پڑھیں کہ ان کے اور ان کے بھائیوں کے ایمان بالکل امن میں نہیں اور پادریوں کی فوجیں ان کو فتح کرنے کے لیے لڑ رہی ہیں۔ وہ ناولوں کے رنگ میں تصویروں کی شکل میں۔ فقیروں اور سادھوؤں کے روپ میں قصے کہانیاں بنا بنا کر لوگوں کو ان کے مذہب سے برگشتہ کر رہے ہیں۔

اے وہ تمام لیڈران تم جو اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے اسقدر جوش دکھا رہے ہو۔ کیوں تم اپنے بھائیوں کے مذہب کو بچانے کے لیے کوئی تیاری نہیں کرتے۔ یورپ کے سامنے اسلام کی شکل نہایت بھیانک رکھی گئی ہے۔ لالہ لاجپت رائے اسلام کی نسبت اپنی ۱۵ مارچ ۱۹۳۰ء کی تقریر میں کہتے ہیں کہ امریکہ وغیرہ میں اسلام کو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ مسلمان نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

"مسلمان نوجوانو! ہندوستان سے باہر نکلو اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور تمہارے خلاف کیسے کیسے بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں انھیں دور کرو اور دنیا پر ظاہر کر دو کہ اسلام کو جو کچھ وہ سمجھتے ہیں ایسا نہیں ہے" بس دیکھو یہ ایک دنیا کے بہت بڑے سیاسی کا ہے کہ یورپ اسلام کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔ بس ایک طرف یورپ اسلام کو مٹانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف وہ تم میں عیسائیت کو پھیلانا چاہتا ہے۔ تمہارے سینوں میں اگر اسلام کا نور موجزن ہے تو اُٹھو اور عیسائیت کے خلاف ایک جنگ کرو۔ تم میں سے ہر ایک مشنری کا کام دے اور کوشش کرے جسقدر ہمارے بھائی ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ وہ پھر ہم میں آملیں اور مسیحی مشنریوں کا نام ہندوستان میں رک جائے اگر ہم صرف حقوق کا مطالبہ کرتے رہے اور مذہب کے سوال کو پس پشت ڈالدیا۔ تو یاد رکھو ایک دن وہ آئے گا کہ ہندوستان کے تمام افراد عیسائی ہوں گے۔ اور پھر تم سب ایک ہی حیثیت میں ہو جانے کی وجہ سے اپنے مطالبات کو چھوڑ دوگے تمہارے مطالبات اسی وقت تک ہیں۔ جبتک تم میں مذہب کی غیرت ہے۔ جب یہ غیرت جاتی رہے گی۔ تب تمہارے تمام مطالبات کالعدم ہو جائینگے پس ہوشیار ہو جاؤ۔ اپنی مردم شماری کرو۔ ہر ایک قوم کا لیڈر اپنی اپنی قوم کا محاسبہ کرے۔ ہندوستان میں کتنے لاکھ عیسائی موجود ہیں۔ اور وہ کہاں سے آئے ہیں۔ کیا یہ سب بھارت کے بچے نہیں ہیں جو اس کی گود سے جدا ہو گئے۔ ہندو۔ مسلمانوں کی باگ کو ہاتھ میں لینے والے لیڈرو غور کرو۔ کیا ہر سال تمہاری تعداد میں کمی نہیں ہوتی۔ یہ مسیحی پادری جو ہم سب کے ایمانوں کے دشمن ہیں۔ کیا ان کی تنخواہیں انگ کے لوگوں کی جیب سے ادا نہیں ہوتیں۔ پھر تم کیوں اس سوال کو حل نہیں کرتے۔ جبتک ہندوستان عیسائیت کے مقابلہ کے لیے تیار نہیں۔ اور اسکی مذہبی ترقی کو ہندوستان میں روک نہیں دیا جاتا۔ اُسوقت تک تم ترقی کے شاہراہ پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

آج مقامات مقدسہ کے رونے رو دیئے جاتے ہیں۔ خدارا غور کرو۔ کہ کسقدر پادری مقامات مقدسہ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ فرض کر لو کہ ٹرکی کو وہی پہلا اقتدار مل جائے لیکن مسیحی مشنری ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ان ہی میں سے عیسائی بنائیں تو وہ مسلمان عیسائی ہو کر پھر تمہارے خلاف اسی طرح کے ایجیٹیشن کرینگے پس جبتک مقامات مقدسہ پر عیسائیت ہزاروں لاکھوں [illegible]

تم اُٹھو اور اپنے بھائیوں کے لیے ابر رحمت بن جاؤ ان کو اپنے سینے سے لگاؤ۔ اور ۱۵ اسنتے

لاؤ یہی امن کی راہ ہے ۔ یہی ترقی کا راستہ ہے ۔ اے احمدیہ قوم تو نے تو اس امر کا عہد باندھا ہے ۔ اُٹھ بیدار ہو ۔ غیر قومیں اسلام کے خلاف سخت جد و جہد کر رہی ہیں ۔ دنیا کے لوگ اور خیالات میں پڑے ہوئے ہیں ...... مسلمان غلط فہمیوں کا شکار ہو رہے ہیں ۔ پس اُٹھو اور اسلام کی تائید میں سینہ سپر ہو ۔ دیکھو کہ پوپ اعظم دنیا کو کیا حکم دے رہے ہیں ۔

تبلیغ عیسائیت کیلیے پوپ اعظم کا نیا حکم

جن لوگوں کا یہ خیال ہے ۔ کہ مغرب نے مذہب کو پس پشت ڈال دیا ہے وہ ذرا غور سے پاپائے روم کے جدید احکام کو پڑھیں جو ہندوستان میں تبلیغ عیسائیت کی غرض سے اُنھوں نے جاری کیے ہیں ۔ اس وقت اشاعت عیسائیت کے تمام مشن یورپین مشنریوں کے زیر نگرانی و اہتمام چل رہے ہیں ۔ اور ہندوستانی مشنری صرف ان کے مددگار کے طور پر کام کرتے ہیں ۔ جناب پاپائے اعظم نے حکم صادر کیا ہے ۔ کہ آئندہ ان مشنوں کو خود ہندوستانی مشنری چلائیں ۔ اسلیے کہ وہ ہندوستان ہی کے ہیں ۔ اور ان کے خیالات اُن کے رسم و رواج ۔ اور عادات سے پوری واقفیت رکھتے ہیں ۔ اس مدعا کے لیے انھوں نے قرار دیا ہے کہ دیسی مشنریوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مذہبی درسگاہیں قایم کی جائیں ۔ مسیحی دنیا کے اس روحانی حکمران نے یہ بھی حکم صادر کیا کہ یورپین مشنری ہندوستان میں اشاعت عیسائیت کی غرض سے آتے ہیں ۔ وہ یہاں کی زبانوں اور رسم و رواج وغیرہ میں پوری مہارت حاصل کریں ۔

غرضیکہ ہندوستان کے عہد جدید میں تبلیغ عیسائیت کیلیے نہایت سرگرم کوشش شروع کی جا رہی ہیں لیکن ہم ان سرگرمیوں کے مقابلہ میں کیا کر رہے ہیں ؟ اسکا جواب دینے کی ضرورت [illegible] نہیں [illegible] ۔

یقیناً یقیناً ہم عیسائیت کے مقابلہ کے لیے تیار ہیں ۔ اور ہم ان کے ساتھ مذہبی مقابلہ کرینگے ۔ احمدی قوم کے نوجوانو ! اپنی زندگیاں اس مقدس کام کے لیے قربان کر دو ۔ غیر ممالک میں قومیں پیاسوں کی طرح بیتاب ہیں ۔ کوئی نہیں جوان کے مونہہ میں اسلام کا آبحیات ڈالدے ۔ تم اُٹھو اور ابر کرم بنجاؤ ۔ دنیا خواب غفلت میں ہے ۔ تم بیدار ہو ۔ اور دیکھو کہ مرغان چمن کے پکڑنے کے لیے صیادوں نے کیسے کیسے جال ڈالے ہیں ۔ دنیا کے ملکوں کے ملک تم سے خالی ہیں ۔ پس تم تمام ملکوں میں نکل جاؤ اور دیکھو ۔ کہ اسلام کی کیسی حالت زار ہے ۔

مذہب کے لیے قربان ہونے کو اگر تم تیار ہو تو ابدالآباد کیلیے تم زندہ ہو جاؤ گے ۔ موت کا سوال بالکل ایک آسان سوال ہے ۔ موت بڑی تیزی سے ہماری طرف آ رہی ہے ۔ اور اس راستے کے بغیر ہمارے لیے کوئی اور راستہ نہیں پس موت سے مت ڈرو ۔ اور کھڑے ہو جاؤ ۔ جنگلوں اور بیابانوں کا مت خوف کرو ۔ اپنے آپ کو سمندروں میں احمدیت کے پھیلانے کے لیے ڈالدو ۔

[illegible] سے سخت دشمن کے سامنے جرأت کے ساتھ اپنے عقائد رکھدو ۔ لوگ تمہاری باتوں کو سننا نہ چاہیں گے ۔ وہ تمہاری طرف سے مونہہ پھیر لیں گے ۔ لیکن تم اپنا کام ہمت سے کیے جاؤ آخر تم ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے ۔ مال دولت کی تمنا چھوڑ دو ۔ تم اگر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ جمع کرو تو موت کے بعد تم کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ۔ پس ان عارضی راحتوں کے لیے ابدی راحت کو قربان نہ کرو ۔ موت آئے گی اور ایکدن ضرور آئے گی پس اس میدان سے نکلنے کے لیے اس چیز سے مت ڈرو ۔ جو خود کل کو آکر مٹ جانے والی ہے ۔ مال دولت خود تمہارے پاس آئینگے ۔ جبکہ تم اسکے لیے جو مال والا ہے اور غنی ہے اور بے نیاز ہے اپنے مالوں کو قربان کر دوگے ۔

مختلف ملکوں میں مختلف جزیروں میں نکل جاؤ ۔ اور جا کر اسلام کی منادی کردو ۔

تم دیکھو غیر قوموں کے لیڈر تم کو کسطرح سے بیدار کر رہے ہیں ۔

لالہ لاجپت رائے نے ۵ مارچ کو بریڈلا ہال لاہور میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے زیر صدارت ایک ایک زبردست تقریر میں فرمایا ۔

میں کہہ سکتا ہوں ۔ کہ امریکہ میں کیا کیا خیالات ہیں فرمایا ۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ میں ہندوؤں کے خلاف الزامات کم ہیں ۔ اس پہلو میں بہتر حالت میں ہیں ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ء میں مشنری سوامی دویشانند جی (ویرز) امریکہ میں گئے ۔ اور اُنھوں نے ہندو مذہب کی تعلیم کو اچھی طرح سے پرچار کیا ۔ اسکے علاوہ سر رابندر ناتھ ٹیگور کی تصانیف سے بھی ہندو مذہب پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے ۔

کہا جا رہا ہے کہ سات کروڑ مسلمان ہندوستان کی خرابی کا باعث ہیں ۔ اور ہندوؤں کو خراب کر رہے ہیں لیکن میں ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ سات کروڑ مسلمان ویسے ہی ہندوستانی ۔ مہذب اور اعلیٰ اخلاق کے ہیں جیسے کہ ہندو ۔

اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کرنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ترکوں کے خلاف جو جو الزامات لگائے جاتے ہیں اور جو جور و ستم بشرطیکہ اُنھوں نے دوسری اقوام پر کیے ہیں ان کو سامنے رکھکر اسلام کو بدنام کرنیکی کوشش کی جاتی ہے اور ان پر اچھی طرح رنگ آمیزیاں کی جاتی ہیں

مذہبی پہلو میں دنیا آج قریباً قریباً لامذہب ہو گئی ہے اور یہ بھی سننا نہیں چاہتی ۔ کہ آپکا گذشتہ زمانہ کیسا شاندار تھا ۔ بلکہ وہ تو یہ جاننا چاہتے ہیں ۔ کہ اب آپنے کیا ترقی کی ہے ؟ اور یہی ایک طریقہ ہے جس سے آپ اُن غلط فہمیوں کو جو اسلام کے متعلق امریکہ اور دیگر مہذب ممالک میں پھیلائی جا رہی ہیں ۔ رفع کر سکتے ہیں ۔

مسلمان نوجوانو ! ہندوستان سے باہر نکلو اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ۔ اور تمھارے خلاف کیسے کیسے بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں ۔ انھیں دور کرو ۔ اور دنیا پر ظاہر کر دو ۔ کہ

اسلام کو جو کچھ وہ سمجھتے ہیں یا سمجھنے پر مجبور کیے جاتے ہیں - وہ ایسا نہیں - بلکہ تعصب وغیرہ سے کوسوں دور ہے -

مسلمان نوجوانو! کسی ملک یا قوم کی بزرگی دولت سے نہیں ہوتی - مجھے معاف فرمائیگا - اگر میں یہ کہوں کہ مسلمان اسوقت اپنے اصولوں پر بہت کم عمل کرتے ہیں - آج اسلام کی وہ شان نہیں جو حضرت عمرؓ کے وقت میں تھی اسلیے آپ دنیا کے سامنے وہ باتیں پیش نہ کریں - جنھوں نے آپکو دولت دی ہو - بلکہ سچے مسلمان بنو - اور دنیا کے سامنے حضرت عمرؓ کے افعال رکھو اور بتادو کہ واقعی تم مومن ہو - میں تو ہندو نوجوانوں سے بھی کہوں گا - وہ بھی خاصکر ہندو مذہب کو لیکر اسپر عمل کریں اور ملک اور قوم کی ترقی کا باعث ہوں - و لیل

پس کیا اسکے بعد ہمارے لیے کوئی انتظار باقی ہے کیا ہم اسلام کے کسی اور برے دن کے منتظر ہیں اب ہمکو فورًا اسلام کو زندہ رکھنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دینی چاہئیں اور اسکی مت انتظار کہ ہم باقاعدہ کسی جماعت یا انجمن کے ملازم ہو کر کام کریں سب کے سب خدا کے لیے اسلام کے لیے اپنی زندگیاں بغیر کسی معاوضہ کے امام وقت کے حکم کے ماتحت کریں اور جس جگہ ہیں اُسی جگہ کام شروع کر دیں -

رضائی سے انسان بنگیا!

جب دنیا میں گمراہی - تاریکی اور کفر و ضلالت کی گھنگھور گھٹا چھا جاتی ہے - وحدہٗ لاشریک خدا پر اور اُس کے پیارے رسولوں پر سخت سے سخت حملے ہونے لگتے ہیں حقیقی توحید سچے رسولوں کے معجزوں کو قصے کہانیوں کے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے - تو اُس قادر غیور کی ذات غیرت میں آتی ہے - وہ اپنے رعب و جلال اور اپنے برگزیدہ رسولوں کے معجزات کو سچا ثابت کرنے کے لیے ایک اور مامور مبعوث فرماتا ہے - اور دنیا میں اپنے زندہ نشان دکھا کر تمام مرسلین کے معجزات کو سچا ثابت کرتا ہے -

اس زمانہ میں جبکہ اسلام پر طرح طرح کے حملے ہو رہے تھے - لوگ اسلام پر ہنستے اور ٹھٹھا کرتے - مضحکہ اور پھبتیاں اُڑاتے اور خیال کرتے تھے کہ اسلام بہت جلد تباہ و برباد ہو جائے گا - غیور خدا نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث فرمایا - جسکے ہاتھ پر سینکڑوں نہیں لاکھوں نشان ظاہر کیے - اور اپنے برگزیدہ نبیوں - رسولوں کی صداقت کو ظاہر کیا - اور ہر مذہب و ملت اور ہر پارٹی - اور ہر برادری اور ہر قوم سے چیدہ چیدہ افراد نکال کر اسکے پاس پہنچائے جو اُسکو قبول کر کے اُس کی اور سب نبیوں کی صداقت کے زندہ نشان ٹھہرے -

مجھکو بھی خدا کے فضل اور رحم نے اپنی طرف کھینچا - اور پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں پہنچایا -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

پہلے میں رضائی یعنی مولوی احمد رضا خانصاحب متجدد بریلوی کے مریدین میں سے تھا - وہ جنکی شان عجیب اور اُن کے مقاصد جذبات نرالے ہیں جن دوستوں نے مولوی صاحب موصوف کی کتابوں کو دیکھا اور پڑھا ہے - وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسکے لکھنے والے کی اندرونی حالت کیا ہو گی ؟

چونکہ میں پہلے اُن کا مرید تھا اور اپنے پہلے پیر بھائیوں کی حالتوں پر دُکھے ہوئے دل سے افسوس ہی نہیں کرتا بلکہ اُن کی حالت پر آنسو بہاتا ہوا کہتا ہوں - کہ تم ایک سخت اور بڑی بھاری غلطی میں مبتلا ہو - کیا تم بدایوں والا مقدمہ بھول گئے ؟ جبکہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کو عدالت نے طلب کیا تھا - تو وہ بیمار بنکر گھر سے دور ایک کوٹھی میں جا ڈیرے لگائے تھے اور مقدمہ خارج ہوتے ہی صحت پا گئے اور پیلی بھیت کو روانہ ہو گئے -

کیا اسی کا نام تقویٰ ہے کہ حاکم وقت بلائے - اور محض اپنی کسر شان سمجھکر بیمار بنجائیں اور پھر مقدمہ خارج ہوتے ہی سفر میں روانہ ہو جائیں - دیکھو ! اور غور کرو پھر اس کو بھی دیکھو کہ جس شخص کی کتابوں میں کثرت سے ایسے الفاظ اور فقرات خلاف حکمت بھرے پڑے ہوں جو ایک مہذب انسان اپنی زبان اور قلم سے ادا نہیں کر سکتا اس کے دل میں کیا ہے ؟ کیا ایسا شخص تمھاری اصلاح کر سکتا ہے ؟

میرے دوستو ! میرے عزیزو ! آج جو تمھارے قلوب میں پریشانی و اضطراب ہے - آئے دن دکھ تکالیف و مصائب کا سامنا رہتا ہے دل میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے تم ہر طرح سعی و کوشش کرتے ہو - لیکن تمکو حقیقی خوشی میسر نہیں ہوتی - یہ کیوں ؟ آخر کوئی وجہ بھی ؟

اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا - پر تم نے اُسے قبول نہ کیا -

پس تم دنیا والے نہ بنو - اُٹھو - بڑھو - جسکے لیے تمھارے اسلاف نے تڑپ تڑپ کر جان دیدی - وہ تمھاری خوش نصیبی سے تمھارے وقت میں آیا ہے - اُٹھو اور قبول کرو اسکے ماننے سے تمکو نور حاصل ہو گا - اسی کے قبول کرنے سے تمکو شفا ملے گی - اور حقیقی خوشی اور شادمانی پاؤ گے - کیونکہ یہ ایک یقینی بات ہے ؎

جو آج آئے گا زیر لوائے مہدی دیں
کل اُسپہ سایہ دامانِ مصطفٰےؐ ہو گا -

میں اپنی خوش قسمتی پر جسقدر خوش ہوں تھوڑا - جسقدر نازاں ہوں کم - کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے صراط مستقیم دکھائی اور اپنے پیارے مسیح موعود حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا شرف بخشا -

چونکہ واقعی ہدایت اور صحیح راستہ پر چلنے والا - ربانی تعلیم کے ماتحت آنیوالا حقیقی طور پر انسان کہلانیکا مستحق ہے اسلیے میرے ایک دوست کے مونہہ سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا کہ "تم رضائی سے انسان بنگئے" میں نے شکر ادا کیا - اور کہا الحمد للہ - والسلام

خادم مکرم
محمد حبیب احمد احمدی بریلوی
مقیم مدینۃ المسیح دارالامن دارالامان قادیان پنجاب

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود مولوی ثناء اللہ صاحب کا باہمی آخری فیصلہ

اے اہالیان فاضلکا۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۹ کو بعد نماز مغرب احاطہ اسلامیہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا ایک اشتہار "مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ" پڑھکر سنایا تھا۔ اور یہ بتلایا تھا۔ کہ حضرت میرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ اب میرزا صاحب تو فوت ہوچکے ہیں۔ اور میں ابتک زندہ موجود ہوں پس ثابت ہوگیا۔ کہ میں سچا اور میرزا صاحب (نعوذ باللہ) جھوٹے تھے۔ لیکن میں آپکو بتلاتا ہوں کہ اصلی واقعات کیا ہیں۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب اسکا کیا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت میرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو "ثناء اللہ سے آخری فیصلہ" شائع کیا۔ اور لکھا کہ "جھوٹے کی بہت عمر نہیں ہوتی"۔ (بعدہٗ اور ایک لمبی دعا کرکے آخر میں لکھا "ثناء اللہ اس کو اپنے پرچہ میں چھاپ دے۔ اور جو چاہے اس کے نیچے لکھدے" اس کے بعد ۲۸ اپریل ۱۹۰۷ء کو پھر حضرت میرزا صاحب نے اخبار بدر میں شائع کرایا کہ اس (فیصلہ) کی بنیاد خدا کیطرف سے رکھی گئی ہے۔

اس کا جواب مولوی صاحب ۲۶۔ اپریل ۰۷ء کے اہل حدیث میں یہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ تحریر تمھاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔ تمھاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کُن نہیں ہوسکتی۔ قرآن کہتا ہے۔ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ خدا جھوٹے۔ دغاباز اور نافرمان لوگونکی عمریں لمبی کرتا ہے"

طرفین کی انتی تحریروں میں سے یہ باتیں غور طلب ہیں حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں۔ جھوٹے کی عمر بہت نہیں ہوتی۔ ثناء اللہ جو چاہے اسکے نیچے لکھدے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ بدکاروں۔ جھوٹوں۔ دغابازوں۔ نافرمان لوگوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں۔ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی۔ یہ تحریر مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔

الغرض یہ مرزا صاحب کی دعا مباہلہ تھی۔ اور مولوی ثناء اللہ کی منظوری دنا منظوری ہے والبتہ تھی جبھی تو مولوی صاحب اسکے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ تحریر تمھاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔ (کیوں وجہ یہ کہ) بدکاروں کو خدا کیطرف سے مہلت ملتی ہے۔ خدا جھوٹے۔ دغاباز۔ نافرمان لوگونکی لمبی عمریں کرتا ہے (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۰۷ء) اور وہ مولوی صاحب کو کبھی حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کی دعا کے دعا یا مباہلہ ہونے کا اقرار ہے۔ "مرزا جی نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔ مرزا صاحب پر ہمارے مباہلہ کا اثر" وغیرہ (مرقع مولوی صاحب ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء وجون ۱۹۰۸ء)

"مباہلہ

کی تعریف خود مولوی صاحب نے یہ کی ہے۔ جسمبا ہلہ اسکو کہتے ہیں۔ کہ فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق میں بد دعا کریں (مولوی صاحب کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء) ایسے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مولوی ثناء اللہ کے انکار کے بعد اخبار بدر میں شائع کرتے ہیں۔ جب ثناء اللہ مباہلہ کے لیے نہ آئے تو خدا کی مشیت نے دوسری راہ سے پکڑا (مولوی صاحب کا مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

اب اے میرے مکرم و معزز اہالیان فاضلکا۔ خدرا ذرا غور کرو۔ کہ کیا حضرت میرزا صاحب کی دعاء مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ہم یہ ثبوت چھوڑ گئے ہیں۔ یا کہ مولوی صاحب نے خود ہی اپنے لیے یہ فیصلہ چاہا کہ جو عمر لمبی پائے۔ وہ جھوٹا۔ دغاباز۔ نافرمان اور بدکار ہوگا۔ پس جبکہ یہ ثابت ہے کہ مولوی صاحب نے دعاءِ مباہلہ کو ہرگز قبول نہیں کیا۔ تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت مرزا صاحب کا اشتہار "ثناء اللہ سے آخری فیصلہ" آخری فیصلہ نہ رہا۔ بلکہ آخری فیصلہ دتحریر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی ہوگی۔ کہ جو انکار مولوی صاحب کے بعد حضرت مرزا صاحب نے شائع کی اور مولوی صاحب نے اپنے مرقع میں اکتوبر ۱۹۰۸ء کو شائع کی۔ یعنی جب ثناء اللہ مباہلہ کے لیے نہ آئے۔ تو خدا کی مشیت نے دوسری راہ سے پکڑا۔ اور دوسری راہ جو کہ اوپر درج کرچکا ہوں یہی ثابت ہے۔ کہ جو مولوی صاحب نے اپنی قلم سے لکھکر تیار کی تھی اور ۲۶ اپریل کے اہلحدیث میں شائع کی تھی کہ "بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ ویمدھم فی طغیانھم یعمھون خدا جھوٹے۔ دغاباز اور نافرمانوں کی عمریں لمبی کرتا ہے" الغرض یہ ہے اصل حقیقت واللہ علےٰ ما اقول وکیل وما علینا الا البلاغ المبین۔ اور یہ اصل خدا کی فیصلہ اور یہ ہے کہ جسکے لیے خدا نے بنیاد رکھی تھی۔ اگر خدا اس کی بنیاد نہ رکھتا۔ تو آج دنیا کو مولوی ثناء اللہ کا کذب اور حضرت میرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کا صادق ہونا کسطرح ثابت ہوتا۔ پس سچ ہے۔ سہ

ماروجو مرد آنیکو تھا وہ تو آچکا
یہ راز ہمکو شمس و قمر بھی بتا چکا۔
غرض ہم اپنا کام دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ مانو۔ تو منوائے گا خدا

آپ کا فی سبیل اللہ حقیقی خواہ نور الٰہی عفی عنہ

کارِ خیر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے جلسہ پر کئی ایک امور کی تحریک کی تھی ان میں سے ایک مسئلہ تعداد ازواج کا بھی ہے جس کی تعمیل میں ہماری جماعت کے اکثر افراد جنھیں خدا نے توفیق دی ہے اب تک کوتاہی کر رہے ہیں۔ چونکہ اس ملک میں ہندوؤں کی آبادی دیگر تمام فرق سے زیادہ ہے۔ اسلیے اسکی رسم و رواج کا اثر اکثر فرق اور مذاہب پر پڑا ہوا ہے خود ہندوؤں میں اسوقت پچپن ۵۵ لاکھ ہندو بیوائیں اگر وہ اسلام کے اصول کے پابند ہو کر بیواؤں کا نکاح کر دیں تو چند سال میں دس لاکھ آبادی میں ترقی ہو سکتی ہے۔ ان میں سے ۵ لاکھ ایک سالہ لڑکیاں جو ابھی دودھ ہی پی رہی ہیں۔ وہ بھی بیوائیں ہیں۔ اور کئی لاکھ پانچ سال والی لڑکیاں جنھیں دنیا اور تعلقات مرد عورت کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ بھی بیوائیں ہوئی ہوئیں ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں میں بعض خورد سالہ بچوں کو بیاہ دیتے ہیں۔ غرض بنارس اور جگناتھ میں ہزارہا بیوائیں دنیا کو ترک کر کے بیٹھی ہیں۔ اسکی وجہ سے جو نقصان نفوس اور مال و جان کا ہو رہا ہے۔ اسپر ہم بالفعل کچھ خامہ فرسائی نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن ہندوؤں کے ہمسایہ ہونیکی وجہ سے ہم بھی ان کی سوسائٹی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ مسلمانوں میں بعض اقوام ہیں جنمیں بیوہ کی شادی ہندوؤں کی قریب قریب حرام کے سمجھی جاتی ہے یا شادی کرنے نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ لڑکی نکاح ثانی کو پسند نہیں کرتی۔ حالانکہ یہ عذر ان کا بیہودہ ہے۔ کیونکہ شریف زادیاں کبھی یہ نہیں کہتی پھرتیں کہ ہماری شادی ضرور کر دو ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں کی طرف سے۔ تو الخاموشی نیم رضا کا ہی مسئلہ ہے۔ ہماری جماعت میں بعض افراد ہیں جو ایسے حیلوں سے بیوہ لڑکیوں کو بٹھا رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس نے دین پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جیسے کہ بعض غیر احمدیوں سے سنا ہے کہ وہ یہ کہکر بیوہ کا نکاح مسترد کرتے ہیں کہ ہمنے اسکا نکاح قرآن سے کر دیا ہے اور وہ دین کے کام پر کمر بستہ ہو گئی ہے۔ اے بھائی۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لڑکیوں سے بڑھکر ہماری لڑکیاں زیادہ دیندار اور پارسا نہیں ہو سکتیں جب خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی بیوہ ہونے پر کئے بادیگرے دو خاندانوں سے بیاہ دیا تھا۔ تو کیا ہم کو ان سے دینداری کا زیادہ دعویٰ ہے؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد نہ تھا کہ قرآن اور دین سیکھنے کے ساتھ نکاح کر دیا کرتے۔ کمال بیدردی اور ظلم کی بات ہے۔ کہ مرد اپنا نکاح تو قرآن سے نہیں کر لیتے۔ جنکو بہت قرآن پڑھانیوالے ملتے ہیں بلکہ دنیا کے کاموں میں اور بھی پھنس جاتے ہیں۔ لیکن بیوہ لڑکی کا نکاح قرآن سے کر دیتے ہیں۔ جنکو قرآن پڑھانیوالے کم ملتے ہیں ایک غیر احمدی نے قرآن پڑھایا تھا مگر...... نتیجہ بُرا ہوا۔ پہلے ہی نکاح کو برا کہتے تھے۔

دوسری شادی کا فائدہ

ہمارے ملک کے ہر شہر بلکہ ہر ایک محلہ کوچوں میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ صرف ایک بیوی کے ہونیسے صحت تباہ ہو جاتی ہے اور چند بچے جن کر وہ اپنی ذمہ داریوں کو برداشت نہیں کرتی یا مر جاتی ہے لیکن خاوند کو نکاح ثانی کی اجازت نہیں دیتی۔ ہزارہا عورتیں صرف اسیوجہ سے مر گئی ہیں کہ انھوں نے مردوں کو مجبور کیا کہ دوسری شادی نہ کیجاوے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عورتیں مر گئیں تیم بچے چھوڑ جاتی ہیں۔ جو اپنی حقیقی والدہ کے نہ ہونے سے بعض اوقات گریہ و بکا سے اصلی ماں کی گود کو ترستے ہیں تب جاکر خاوند کو پتہ لگتا ہے۔ بعض عورتیں کہتی ہیں۔ کہ جب تقدیر مرنیکی آجاتی ہے۔ تو کوئی چیز اُسے روک نہیں سکتی لیکن تقدیر کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ٹلنے والی تقدیر (معلق) بھی ہوتی ہے۔ مرنا تو تقدیر سے ہی ہوتا ہے لیکن دیدہ و دانستہ آگ میں ہاتھ ڈالے اور بیس سیر کی جگہ چالیس بوجھ سر پر رکھ لے اور مرچ کی جگہ دو سیر مرچ کھالے تو معلق تقدیر مرنے کی بہت نزدیک آجاتی ہے لیکن عقلمندی سے تھوڑا بوجھ اٹھالیا جاوے تو دونوں کام چلجاتے ہیں۔ جان بھی بچ جاتی ہے اور کام بھی ہو جاتا ہے

بے انصافی

بعض اوقات مرد دوسری بیوی سے زیادہ محبت اور خاطر داری کرتے ہیں۔ اور پہلی بیوی کو پوچھتے نہیں بیشک ایسے لوگ خدا کے سخت گنہگار اور ظالم طبع درندے ہیں۔ قیامت کو ان کا آدھا جسم بیکس اور مرا ہوا ہوگا۔ جس سے وہ سخت دکھ میں ہونگے۔ لیکن ایسے ظالم لوگ احمدی جماعت میں نہیں ہیں۔ ہاں اکثر عورتیں دوسری شادی کے بعد خاوند کے پاس خود ہی رہنا پسند نہیں کرتیں سو یہ ان کا اپنا قصور ہے۔ نہ کہ خاوندوں کا۔ بعض کہتی ہیں کہ آمدنی میں سے ہمیں تھوڑا حصہ ملے گا۔ لیکن ہر ایک شخص اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے اگر تقویٰ اور خدا پر بھروسہ ہو تو خدا ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے یا رزق بڑھا دیتا ہے کہ انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ حضرت کیوقت میں بعض غریب آدمی صرف شادیاں کرنے سے ہی امیر و کبیر ہو گئے۔ اگر زیادہ شادیاں کرنیسے لوگ غریب ہو جاتے ہیں تو کیا ایک شادی والے غریب نہیں ہوتے۔

۳۵ لڑکے

کہتے ہیں کہ دو تین بیویاں کرنیسے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ بیویاں کیں۔ اور عرب میں زیادہ بیویاں کرتے ہیں۔ لیکن عرب کے لوگ ہندوستانیوں سے زیادہ مضبوط اور بہادر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۳۵ لڑکے

تھے۔ اور لڑکیاں بھی تھیں۔ کیا وہ کمزور تھے جنھوں نے زبردست بہادروں کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔ جیسے نوجوان بچے زیادہ ہوں وہ بہت کمائی کرتے ہیں۔ لوگ ان سے ڈرتے اور ان کا نقصان نہیں کرتے۔ اگر دس پندرہ لڑکے ہوں گے۔ تو ان میں سے دو تین ایسے لائق۔ خوش قسمت یا نیک ہو جاتے ہیں۔ جنسے دوسروں کا بھی اچھا گزارا ہوتا ہے۔ لیکن اگر خیر سے دو ایک ہی بچے اور بیمار ہو گئے۔ یا دونوں ہی نالائق رہ گئے تو پھر نسل ہی بند ہو جاتی ہے۔ دس پندرہ میں سے کوئی تو خوش نصیب ہوگا۔ جیسے دس پندرہ طالب علموں کی جماعت میں سے کوئی تو پاس ہوگا۔ لیکن اگر اُستاد ایک دو ہی لڑکے کو ساری عمر پڑھائے اور وہ دونوں ہی فیل ہو گئے تو ایسا اُستاد یا خاوند زندہ ہی گویا مر گیا + عبدالرحمن نو مسلم

ڈائری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۹ رمارچ ۱۹۳۰ء آج مطلع ابر آلود ہے۔ کسی قدر ترشح بھی ہوا۔ حضرت اقدس صبح ۷ بجے تانگے پر سیر کو تشریف لیگئے۔ گیارہ بجے واپس تشریف لائے۔ طبیعت بالعموم صاف رہتی ہے۔ کھانے سے سر درد کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور گلے میں بھی کچھ آرام ہے۔ چودھری نذیر احمد خانصاحب انسپکٹر نہکس ساکن بھنگوا نے حضور کی دعوت کی۔ اور اُسی دن رات کو ملک مولا بخش صاحب کے ہاں بھی دعوت تھی۔ فرمایا۔ شہادتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ جو دستوں سے مر جائے۔ وہ بھی شہید ہوتا ہے۔ تو کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ ویسا ہی شہید ہے جیسا کہ ایک شخص قتال فی سبیل اللہ کرتے ہوئے فوت ہوا۔ فرمایا۔ اگر ایک احمدی لڑتے وقت ارادہ کرلے کہ میں اسلیے لڑتا ہوں کہ مذہبی آزادی نہیں ہے تو اُسکے لیے وہ جہاد ہو جاتا ہے۔

۱۰ رمارچ: کچھ مسمریزم اور توجہات کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو خان ذوالفقار علیخاں صاحب نے کہا کہ حضور یہ حسن نظامی میں کونسی توجہ اُبل رہی تھی۔ **فرمایا** یوں ہی وہ سمجھا ہوگا کہ یہ ڈر جائینگے لیکن آپ سے کیا معلوم تھا کہ وہ کمبل کو چھوڑے گا لیکن کمبل اُسے نہیں چھوڑیگا۔ **فرمایا** حضرت اقدس ہمیشہ نہایت اعلیٰ درجہ کا چوڑی پیٹھ والا۔ اور قدآور خوبصورت گھوڑا پسند فرمایا کرتے تھے۔ بچپن میں مجھے بھی شوق تھا۔ تو میں کہا کرتا تھا کہ حضور مجھے گھوڑا لیدیں تو فرماتے **محمود**! جب کوئی اعلیٰ درجہ کا گھوڑا آئے گا تو لے دینگے۔ اور بائیسکل کی سواری آپ ناپسند فرماتے تھے۔ لیکن مجھے شوق تھا۔ کہ میں بائیسکل لوں تو آخری مرتبہ جب حضور لاہور تشریف لیگئے۔ برآمدہ میں ہم بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص بائیسکل پر چڑھا جا رہا تھا۔ تو میں نے بے اختیار ہو کر کہا دیکھئے کیسا اچھا لگتا ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ہاں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کُتّے پر چڑھا جا رہا ہے۔ (یعنی حضور کو چھوٹی سواری پسند نہ تھی) **فرمایا**۔ جب سخت زلزلہ آیا تھا۔ تو باوجود اسکے گھر کے ارد گرد بہت سے مکان گر رہے تھے اور خود ہماری ایک دو دیواریں بیٹھی تھیں۔ لیکن ایک اینٹ جو سب سے اوپر کی منزل پر تھی اور آدھی دیوار کے باہر نکلی تھی۔ وہ نہیں اپنی جگہ سے ہلی۔

۱۱۔ مارچ۔ فرمایا جتنی سادی غذا ہو اُتنی ہی زیادہ مجھے پسند ہے۔ حتیٰ کہ میں بُھنے ہوئے چنے کھا کر بھی گزارہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ بچپن میں تو میں ہمیشہ گلگل کے اچار سے ہی روٹی کھایا کرتا تھا۔ کیونکہ مجھے ترشی سے بھی محبت تھی۔ باوجود اسکے کہ سالن پاس پڑا ہوتا اور والدہ منع بھی کرتی تھیں۔ لیکن میں آنکھ بچا کر اچار ہی سے لقمہ لگا لیتا تھا۔ **فرمایا** احمدیت کے لحاظ سے گورداسپور کا مقام سب سے پیچھے ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اسجگہ کوئی مبلغ چار پانچ مہینے مستقل طور پر رکھا جائے۔ اور وہ ہر روز لوگوں کو سنائے حتیٰ کہ خود ان لوگوں میں احساس ہو جائے

شام کیوقت سیر کو جاتے ہوئے گرجا کو دیکھ کر فرمایا۔ دیکھو گورداسپور میں بہت ہی تھوڑے سے انگریز رہتے ہیں۔ لیکن کتنا بڑا گرجا اُنھوں نے بنا رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی اتنی بڑی بڑی جاگیریں فرانس وغیرہ میں تھیں۔ انھیں ایک بھی مسجد بنانے کی توفیق نہ ہوئی۔

۱۲ رمارچ۔ میں حاضر نہ تھا مادھوپور مکان کی تلاش کے لیے چلا گیا۔

۱۳ رمارچ گورداسپور کے قیام کے دنوں میں حضرت اقدس کی صحت کو کوئی چنداں فائدہ نہیں پہنچا۔ اسلیے مناسب سمجھا گیا کہ حضور کسی اور خوش منظر اور اچھی آب و ہوا والی جگہ پر تشریف لیجائیں۔ لہذا ۱۲ رمارچ کو خاکسار اور بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو مادھوپور میں مکان کی تلاش کے لیے بھیجا۔ کیونکہ یہ جگہ بر لب دریا ہونیکی وجہ سے اچھی خوشگوار سبزی رکھتی ہے۔ چنانچہ ہم اُسی رات کی گاڑی سے مکان تلاش کرنے واپس چلے گئے ۱۳ رمارچ کو ۱۲ بجے دن کی گاڑی پر سوار ہو کر حضور ۲ بجے دن کے پٹھان کوٹ پہنچے۔ لیکن مادھوپور جانے سے پہلے حضور نے پسند فرمایا کہ اُسی جگہ دو تین دن قیام فرمائیں چنانچہ مس میلی کے بنگلہ میں حضور فروکش ہوئے۔ مجھو چک کے احمدی دوست حضور کی تشریف آوری سے پہلے آگئے تھے۔ حضور دیر تک اُن سے باتیں کرتے رہے جو عام طور پر تبلیغ کے متعلق تھیں۔ مثلاً یہ کہ اس علاقہ کے لوگ کیسے ہیں۔ اگر تبلیغ کیجائے تو وہ شوق سے سننے کو تیار ہوں گے یا نہیں وغیرہ وغیرہ۔

نماز عصر کے بعد حضور سیر کو تشریف لیگئے اور ۱½ میل کے فاصلہ پر ایک نالہ ہے جس کو چکی کہتے ہیں۔ وہ پہاڑی نالہ ہے اور پتھروں میں سے بہتا ہے۔ اسکے ارد گرد پہاڑی ٹیلے ہیں۔ نہایت خوش کن اور تفریح کے قابل جگہ ہے دیر تک حضور وہاں بیٹھے رہے۔ اور طبیعت بہت محظوظ ہوئی۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

خاکسار فضل الرحمن